"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ تحریک جدید

ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وفا 1355 هش — جولائی 1976ء

ایڈیٹر —
نسیم سیفی

7
1976

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ

وفا ۱۳۵۵ھ ش

(جولائی ۱۹۷۶ء)

ایڈیٹر

نسیم سیفی

سالانہ چندہ

پاکستان ——— پانچ روپے

فی پرچہ ——— پچاس پیسے

ترتیب

- اصلاحِ اُمّت (اداریہ) صـ۲
- احمدیوں کا مستقبل ۶
- شذرات ۷
- دیواریں (نظم) ۹
- کاروانِ اسلام ۱۰
- نغمہ خوانِ حُسنِ خوباں بھی ہمیں (نظم) ۱۴
- اشتہارات ۱۵

پبلشر:- عبداللطیف خان

پرنٹر:- سیّد عبدالحی

مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت:- دفتر ماہنامہ تحریکِ جدید

دفاتر تحریکِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

تاریخ اشاعت:- ہر ماہ کی دس تاریخ

فون نمبر:- ۶۷۸

رجسٹرڈ نمبر ایل:- ۷۶۷۶

کتابت:- حمید الدین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جلد ۱۲ | ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ | شمارہ ۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وفا ۱۳۵۵ہش
(جولائی ۱۹۷۶ء)

اداریہ

اِصلاحِ اُمّت

راولپنڈی کے ایک صاحب مصباح الدین ہیں۔ کہتے تو ہیں کہ وہ اَحَدٌ مِّنَ النَّاس ہیں لیکن "خاتم النّبیّین" کتاب کوئی پونے چار سو صفحات کی طبع کروا کر مُفت تقسیم کر رہے ہیں۔ باتیں وہی جو مذہبی مناظروں میں عام طور پر سُننے میں آتی رہی ہیں لیکن زبان ناشائستہ بلکہ غلاظت سے ملوث ہونے کی حد تک غیر مہذّب۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ تو یہ فرمائیں کہ لوگوں کے بُتوں کو بھی گالیاں نہ دو اور یہ صاحب ایک ایسے عظیم انسان پر زبانِ طعن دراز کرنے میں باک محسوس نہیں کرتے جس کی وفات پر ابوالکلام آزاد جیسے انسانی اقدار کے نقاد نے لکھا تھا:۔

"وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسّمہ تھا جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی۔ جس کی اُنگلیوں سے انقلاب کے تار اُلجھے ہوئے تھے اور جس کی دو مُٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں۔ وہ شخص جو مذہبی دُنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان بنا رہا۔ جو شورِ قیامت ہو کر خفتگانِ خوابِ ہستی کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیدار کرتا رہا ـــــ دُنیا سے اُٹھ گیا۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رحلت اِس قابل نہیں کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جائے۔ ایسے لوگ جن سے مذہبی یا عقلی دُنیا میں انقلاب پیدا ہو ہمیشہ دُنیا میں نہیں آتے یہ نازشِ فرزندانِ تاریخ بہت کم منظرِ عالم پر آتے ہیں اور جب آتے ہیں تو دُنیا میں ایک انقلاب پیدا کر کے دکھا جاتے ہیں۔ مرزا صاحب کی اِس رحلت نے ان کے بعض دعاوی اور بعض معتقدات سے شدید اختلافات کے باوجود ہمیشہ کی مفارقت پر مسلمانوں کو یا تعلیمیافتہ اور روشن خیال مسلمانوں کو محسوس کرا دیا کہ ان کا ایک بڑا شخص ان سے جُدا ہو گیا ہے اور اس کے ساتھ مخالفینِ اسلام کے مقابلہ پر اسلام کی اس شاندار مدافعت کا جو اس کی ذات کے ساتھ وابستہ تھی خاتمہ ہو گیا۔ اُن کی یہ خصوصیّت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض پُورا کرتے رہے ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اس احساس کا کھُلم کھُلا اعتراف کیا جائے تاکہ وہ مہتم بالشّان تحریک جس نے ہمارے دشمنوں کو عرصہ تک پست اور پائمال بنائے رکھا آئندہ بھی جاری رہے۔ مرزا صاحب کا لٹریچر جو عیسیٰیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا قبولِ عام کی سند حاصل کر چکا ہے اور اس خصوصیّت میں وہ کسی تعارف کا محتاج نہیں اس لٹریچر کی قدر و عظمت آج جبکہ وہ اپنا کام پورا کر چکا ہے دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے۔۔۔

غرض مرزا صاحب کی یہ خدمت آنے والی نسلوں کو گرانبارِ احسان رکھے گی کہ انہوں نے قلمی جہاد کرنے والوں کی پہلی صف میں شامل ہو کر اسلام کی طرف سے فرضِ مدافعت ادا کیا اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا جو اس وقت تک کہ مسلمانوں کی رگوں میں زندہ خُون ہے اور حمایتِ اسلام کا جذبہ ان کے شعارِ قومی کا عنوان نظر آئے قائم رہے گا۔ اِس کے علاوہ آریہ سماج کی زہریلی کچلیاں توڑنے میں مرزا صاحب نے اسلام کی بہت خاص خدمت سرانجام دی ہے ـــــ آئندہ امید نہیں کہ مذہبی دُنیا میں اِس شان کا شخص پیدا ہو جو اعلیٰ خواہش محض اِس طرح مذاہب کے مطالعہ میں صرف کر دے۔"

(اخبار وکیل امرتسر مئی ۱۹۰۸ء)

اور جس کی زندگی میں اس کی ایک کتاب براہین احمدیہ کی اشاعت کے موقع پر مولوی محمد حسین بٹالوی نے جو اپنے وقت کے اہلحدیث کے سرکردہ رہنما تھے لکھا تھا:۔

"ہماری رائے میں یہ کتاب (براہینِ احمدیہ) اس زمانہ میں اور موجودہ حالات کی نظر سے

ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی اور آئندہ کی خبر نہیں۔ لعل اللہ یحدث بعد ذالك امرًا اور اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی وجانی وقلمی ولسانی وحالی وقالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت ہی کم پائی گئی ہے۔ ہمارے اِن الفاظ کو کوئی ایشیائی مبالغہ سمجھے تو ہم کو کم سے کم ایک کتاب بتا دے جس میں جملہ فرقہ ہائے مخالفینِ اسلام خصوصًا آریہ و برہم سماج سے اس زور شور سے مقابلہ پایا جاتا ہو اور دو چار ایسے اشخاص انصار اسلام کی نشاندہی جنہوں نے اسلام کی نصرت مالی وجانی وقلمی ولسانی کے علاوہ حالی نصرت کا بیڑہ اٹھا لیا ہو اور مخالفینِ اسلام اور منکرینِ الہام کے مقابلہ میں مردانہ تحدی کے ساتھ یہ دعویٰ کیا ہو کہ جس کو وجودِ الہام میں شک ہو وہ ہمارے پاس آکر تجربہ ومشاہدہ کرلے اور اس تجربہ ومشاہدہ کا اقوامِ غیر کو مزہ بھی چکھا دیا ہو۔" (رسالہ اشاعۃ السنۃ جلد ۷ نمبر ۶ صفحہ ۱۶۹، صفحہ ۱۷۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خیر یہ چند سطور مصباح الدین صاحب کی کتاب پر تبصرہ نہیں ہیں ان کی صرف ایک بات کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے۔ وہ اپنی کتاب کے صفحہ ۲۸،۲۷ پر لکھتے ہیں:۔

"ایک ضرورت باقی تھی کہ آئندہ جب نبی نہیں آئیں گے تو اصلاحِ اُمّت کون کرے گا تو خود باری تعالیٰ توجہ دلاتے ہیں کہ اُمّتِ محمدیہ ولتکن منکم امّة یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولئك ھم المفلحون۔ (ترجمہ) اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیئے جو خیر کی دعوت دیا کرے نیکی کے کام کرنے کی ہدایت کیا کرے اور بُرائی کی باتوں سے روکا کرے یہی لوگ بڑے فلاح پانے والے ہیں۔ امر معروف اور نہی عن المنکر کے لئے ایک جماعت ہونی ضروری ہے جس سے کوئی شک نہ رہا کہ اب اصلاحِ اُمّت کے لئے نبی نہیں آئیں گے یہ بوجھ خود اُمّت کے افراد کو اُٹھانا ہے۔ قربان جائیں اپنے ربّ کے جہاں اس نے قرآن کی حفاظت کا ذمّہ خود لیا وہیں شکر ہے اِس امر کی بشارت بھی دے دی کہ اُمّت کی اصلاح کے لئے باری تعالیٰ اس کے اہل پیدا فرماتا رہے گا۔ کنتم خیر اُمّة اخرجت للنّاس تامرون بالمعروف و تنھون عن المنکر و تؤمنون باللہ (ترجمہ: (اے اُمّتِ محمدیہ) تم لوگ جہان والوں کے لئے ایک بہترین قوم صفحۂ ہستی پر لائے گئے ہو۔ تم اچھائی کے داعی ہو بُرائی سے باز رکھنے والے ہو اور خدا کی ذات وصفات پر پورا پورا ایمان رکھنے والے ہو۔

تاریخ شاہد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد سے آج تک ایک گروہ اُمّت کی اصلاح میں مصروف رہا ہے اور باطل سے نبرد آزما۔ اور انشاء اللہ تا قیامت ایسا گروہ پیدا ہوتا رہے گا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمیں مصباح الدین صاحب سے صرف یہ کہنا ہے کہ وہ عندالفرصت مسلمانوں میں سے اس گروہ کی نشاندہی تو کریں جو اصلاحِ اُمّت میں مصروف ہے۔ کیا وہ گروہ سُنّی ہے یا شیعہ۔ سُنیوں میں سے کس فرقہ سے تعلق رکھتا ہے یا شیعہ احباب کے کس مکتبہ فکر سے منسلک ہے۔ یا کیا ہر فرقہ میں سے چند ایک لوگ مِل کر وہ گروہ بناتے ہیں جس کی طرف کتاب کے مصنّف نے اشارہ کیا ہے۔ کیا اُمّت کی اصلاح شیعہ بننے میں ہے یا سُنّی بننے میں۔ یا ان میں سے ایک گروہ کے ساتھ مُنسلک ہونے میں۔ اِس بات کی نشاندہی کر دی جائے تو اصلاحِ اُمّت کی تڑپ رکھنے والے احباب پر بڑا احسان ہوگا۔

پھر یہ بات بھی مصباح الدین صاحب سے پوچھنے والی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے روز کن لوگوں کی طرف اشارہ کرکے اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے یاربّ ان قومی اتخذوا ھٰذا القرآن مھجورا۔

ماہنامہ الحق نے اپنے جون کے شمارہ میں لکھا ہے:۔

"ایک غیر مسلم تنظیم نے میلے کا ڈھونگ رچایا تو اسلامی ممالک نے کروڑوں کا سرمایہ پیش کر دیا۔ ہمارے بعض سکالر اور علماء و مفکّرین جو ایسی ہر تقریب کے لئے ہوائی ٹکٹ کے منتظر رہتے ہیں اور سال بھر ایسے جشنوں کے بہانے اعلیٰ ہوٹلوں میں قیام اور سفر خرچ وصول کرنا ان کا مشغلۂ حیات ہے۔ علم و ثقافت اور اسلام کے نام پر کہیں جہنّم سے بھی ہوائی ٹکٹ اور دعوت آجائے تو مستعد رکاب ہو جائیں گے۔ ان کا خیال کہ اسلام کی تبلیغ و تعارف کے لئے اسلاف کی طرح پردیس اور سفر کی مشقّتیں اُٹھا اُٹھا کر صحراؤں کی خاک چھاننا ضروری نہیں۔ نہ مومنانہ کردار و عمل اقوامِ عالم میں اسلامی انقلاب کا ذریعہ بنا ہے۔ بس کہیں سے کلوکیم، کانگریس اور ثقافتی تقریب میں ایک آدھ مقالہ محاسنِ اسلام پر سُنانا ہی کفائت کرتا ہے۔"

کیا یہ گروہ ہے جو اصلاحِ اُمّت کا بیڑہ اُٹھا سکتا ہے۔

کچھ عرصہ سے ایک گروہ جو اپنے آپ کو تبلیغی جماعت کہتا ہے وہ بھی اپنے رنگ میں مصروفِ کار ہے اس کی بھی الحق کے اِسی شمارہ کی زبانی سُن لیجئے:۔

"پچھلے دنوں اس مخالف طبقے کے چند ارکان نے یہاں شہر جھادریاں میں تبلیغی جماعت والوں پر اپنی مسجد کے دروازے بند کرنے کا اعلان کیا۔ مخالف طبقے نے مسجد میں داخلے پر ہی پابندی نہیں لگائی بلکہ اس کے ارکان نے یہاں تک کہہ ڈالا کہ جس مسجد میں اللہ والوں کی یہ جماعت قیام کرے اس مسجد کی صفیں انتہائی ناپاک ہیں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور "مولانا عبدالحق صاحب ایم۔ این۔ اے" الحق (جلد ۱۰ شمارہ ۹/۱۰) میں کہتے ہیں:۔

"میرے خیال میں اگر یہ دیکھ لیں تو ہمارے قول اور عمل میں بہت بڑا تضاد اور منافات نظر آجائے گی۔ کچھ بھی نہیں رہے گا بہت کم مسلمانی رہ جائے گی ــــ گویا اسلام کتابوں میں ہے اور مسلمان قبروں میں ہیں کہ جو مر گئے۔ اسلام اور ایمان ان میں بہتر تھا یا پھر قرآنِ مجید میں ہے جو طاقچوں میں گرد و غبار سے اٹا پڑا رہتا ہے اور مسلمانوں کا اس سے کوئی تعلق نہیں اور جو مسلمان تھے وہ گذر گئے۔ شہید ہو گئے ہمارے آباء و اجداد۔ مگر ہم تو اسلام کی بدنمائی کا داغ رہ گئے ہیں۔"

اصلاحِ اُمّت ہو تو کیسے۔ اس کا تو ایک ہی طریق ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور آئے نہ وہ اِس فرقے کے ساتھ ہو نہ اُس فرقے کے ساتھ۔ سب کی اصلاح کرے اور سب کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرے۔ یہی بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بعثت کا مقصد ہے ؛

احمدیّت کا مُستقبل

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبّت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اِس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا مُنہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان میں سے اُٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔" (تجلیاتِ الٰہیہ صـ۲۲)

شذرات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱)

حضرت مجدّد الف ثانیؒ فرماتے ہیں :-

"تقریباً ایک قرن سے اسلام کی غربت اس مقام تک پہنچ گئی ہے کہ کفّار محض اس بات پر راضی نہیں ہوتے کہ بلادِ اسلامیہ میں کفر کے احکام کا کھُلم کھُلا اجراء کریں بلکہ یہ چاہتے ہیں کہ شریعتِ اسلامی کا نام و نشان ہی مٹا دیں اور اسلام اور مسلمانوں کو نیست و نابود کر دیں۔ اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ اگر کوئی مسلمان شعائرِ اسلامی کا اظہار کرتا ہے تو اسے زندگی سے ہاتھ دھونے پڑتے ہیں۔

ہندوستان کے کافر بے دھڑک مسجدوں کو ڈھا دیتے ہیں اور ان کی جگہ مندر تعمیر کر دیتے ہیں۔" (منقول از "فاران" اگست ۱۹۷۵ء)

حضرت مجدّد الف ثانیؒ مزید فرماتے ہیں :-

"مَیں ایک عجیب بات کہتا ہوں جو اس سے پہلے نہ کسی نے سُنی اور نہ کسی بتانے والے نے بتائی جو اللہ تعالیٰ سُبحانہٗ وتعالیٰ نے صرف مجھے بتائی اور مجھ پر الہام فرمائی ہے اور وہ بات یہ ہے کہ آں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے زمانہ رحلت سے ایک ہزار چند سال بعد ایک زمانہ ایسا بھی آنے والا ہے کہ حقیقتِ محمدی اپنے مقام سے عروج فرمائے گی اور حقیقتِ کعبہ کے مقام میں (رسائی پاکر اس کے ساتھ) متحد ہو جائے گی اس وقت حقیقتِ محمدی کا نام حقیقتِ احمدی ہو جائے گا اور ذاتِ احد جلّ سلطانہٗ کا مظہر بن جائے گی۔"

(منقول از "فاران" اگست ۱۹۷۵ء)

(۲)

شیخ علی ہجویریؒ فرماتے ہیں (کشف المحجوب - الکلام فی تفضیل الانبیاء علی الاولیاء) :-

"تمام مشائخِ طریقت اِس بات پر متفق ہیں کہ اولیاء ہر وقت اور ہر حال میں انبیاء کے تابع اور ان کی دعوت کے تصدیق کرنے والے ہوتے ہیں اور انبیاء ولیوں سے افضل ہوتے ہیں کیونکہ ولائت کی انتہا نبوّت کی ابتداء ہوتی ہے۔"

(منقول از "فاران" اگست ۱۹۷۵ء)

(۳)

علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال نے صوفی حضرت عبدالکریم جیلانی کے متعلق لکھتے ہوئے تحریر کیا:-

"یہ فی الحقیقت واضح ہو جائے گا کہ مصنف نے ہیگل کی جدلیات کے بنیادی پہلو کو کس طرح نمایاں طور پر اس سے بہت ہی پہلے بیان کر دیا ہے اور کس طرح اس نے نظریہ LOGOS پر زور دیا ہے اور یہ نظریہ ایسا ہے جو دقیق نگاہ اسلامی مفکرین کو ہمیشہ مرغوب رہا ہے۔ موجودہ زمانے میں اس نظریہ کو مرزا غلام احمد قادیانی نے از سر نو پیش کیا ہے جو اغلباً جدید ہندی مسلمانوں میں سب سے بڑے دینی مفکر ہیں۔"

(رسالہ انڈین اینٹی کویری $\frac{9}{1900}$ ۲۹)

(۴)

احمد عبدالحلیم کانپوری لکھتے ہیں:-

"میں نے پاکستان آنے سے پہلے متعدد رسائل اور بیسیوں مضامین خلاف اثنا عشری لکھے لیکن مجھے کسی اثنا عشری رسالہ یا اخبار نے بجز اس کے کوئی جواب نہ دیا کہ یہ کافر ہے منافق ہے ملعون ہے۔ مرتد ہے۔ خبیث ہے۔ میں نے اس کے جواب میں یہی کہا کہ قسام ازل نے جو فضائل آپ کے لئے مقدر کئے تھے یہ آپ کا کمال ایثار ہے کہ آپ مجھے بھی اس میں شریک کر رہے ہیں اس لئے بکمال شکر عطاء توبہ لقاء تو۔"

(الحق جلد ۱۰ شمارہ ۷ صـ ۵۹)

(۵)

مولانا ابوالحسن علی ندوی الحق جلد ۱۰ کے شمارہ ۹/۱۰ میں تحریر کرتے ہیں:-

"افراد اور جماعتوں کی محبوب و محترم شخصیتوں کا جب تک احترام نہ کیا جائے گا اُس وقت تک یک جہتی کی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہو سکتی۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ دو آدمی ایک مقصد کے لئے جوش و خروش، صاف دلی اور جذبہ و تعاون سے آپس میں مل بیٹھیں لیکن ایک ساتھی دوسرے ساتھی کے مثالی محبوب و محترم اور محبت و عقیدت کی مرکزی شخصیت کو نامناسب الفاظ میں یاد کرے طعن و تشنیع اور بے سر و پا الزامات لگانے کو خدا کے یہاں تقرب کا ذریعہ خیال کرے۔"

(۶)

حکیم عبدالرشید جیلانی "روحِ مطالعہ" کے عنوان سے لکھتے ہیں:-

"قصرِ انسانیت کی ابتدا حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی اور تکمیل اماں حوا سے۔

(چٹان ۱۷ مارچ ۱۹۷۵ء)

حیرانگی کی بات ہے کہ پھر اس قصر کی تکمیل کے بعد انسان کیوں پیدا ہوتے چلے آ رہے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر قصرِ نبوّت کی تکمیل کا مطلب یہ ہے کہ اب کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکتا تو قصرِ انسانیّت کی تکمیل کا یقیناً یہی مطلب ہونا چاہیئے کہ اس کے بعد کوئی انسان پیدا نہیں ہوسکتا۔ لیکن بالبداہت یہ بات درست نہیں ہے۔

(۷)

ماہر القادری صاحب اپنے ماہنامہ "فاران" کی دسمبر ۱۹۷۵ء کی اشاعت میں اداریہ میں لکھتے ہیں:-

"صلوٰۃ جس کے ایک وقت کے
دانستہ چھوڑ دینے سے مسلمان
"کفر" کی سرحد کے قریب پہنچ جاتا
ہے (کما قال رسول اللہ صلّی
اللہ علیہ وسلم من ترک
الصّلوٰۃ متعمّداً فقد کفر)
اس گناہِ کبیرہ کا ارتکاب مسلمانوں
کا معمول بنتا جارہا ہے"۔

ہم ماہر القادری صاحب سے صرف یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ فقد کفر کے معنی "کفر" کی سرحد کے قریب پہنچ جانا" کیوں کئے گئے ہیں۔ کہیں وہ اپنے کسی بے نماز مسلمان بھائی سے ڈرتے تو نہیں کہ اگر "فقد کفر" کے صحیح معنے کر دئے گئے تو وہ ناراض نہ ہوجائیں۔

دیواریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کچّی پکّی دیواروں سے میرا رستہ روک سکو گے؟

میں ہوں جس منزل کا راہی
اس کی رہ میں کاہکشاں ہیں
پھول بچھاور ہیں کانٹوں پر
کانٹے پھولوں ہی کی زباں ہیں
میں جب کچھ کہنے پر آیا کیا تم مجھ کو ٹوک سکو گے؟
میرا رستہ روک سکو گے؟

شائد تم نے سُن رکھا ہو شائد تم کو یاد نہیں ہے
آج سے پہلے بھی اس رہ میں
دیواریں تعمیر ہوئی تھیں
دیواریں، بیداد گروں کی
خوابوں کی تعبیر ہوئی تھیں
لیکن اب ان دیواروں کی دُنیا تو آباد نہیں ہے
شائد تم کو یاد نہیں ہے

پتّھر کانٹے اور لوہے کی نوکیلی نوکیلی تاریں
ان دیواروں کے بلبے سے
پختہ ہو جاتی ہیں راہیں
چل سکتے ہیں تیز روی سے
راہی جتنا جتنا چاہیں
آؤ آؤ تم بھی چُن دو میری راہوں میں دیواریں
نوکیلی نوکیلی تاریں

نسیم سیفی ۱۰/۶/۷۶

مرتبہ: ابوالاقبال

کاروانِ اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱)

مکرم مولوی عبدالرشید صاحب رازی جزائر فجی سے تحریر فرماتے ہیں:۔

ماہ مئی کی ستائیس تاریخ کو یوم خلافت منایا جاتا ہے لیکن چونکہ یہ دن MID WEEK میں تھا اس لئے تیس مئی کو بروز اتوار فجی کی تمام جماعتوں میں پوری شان سے منایا گیا۔ جلسہ کے انعقاد کے بارہ میں تمام جماعتوں کو بذریعہ خطوط اطلاع دی گئی۔ مقامی اخبار روزنامہ فجی ٹائمز میں اعلان کروایا گیا۔ علاوہ ازیں ریڈیو فجی پر بھی جلسہ یوم خلافت کے انعقاد کا اعلان کروایا گیا۔ خاکسار کی ایک تقریر شام کی خبروں کے بعد خلافتِ احمدیہ اور اس کی برکات پر ریڈیو فجی پر نشر ہوئی۔ جلسہ یوم خلافت میں خلافت کی ضرورت اور اہمیت پر افتتاحی تقریر کی گئی۔ جماعت کے دوسرے دوستوں نے بھی اس سلسلہ میں اپنے ایمانی جذبات کا اظہار کیا۔ جزائر فجی میں جماعتِ احمدیہ کی ترقی پر مکرم شمس الدین صاحب فلواسے تفصیل سے روشنی ڈالی۔ خاکسار نے اختتامی تقریر میں جماعت کے احباب کو اس بات کی تلقین کی کہ اسلام و احمدیت

(۲)

یومِ خلافت کے جلسہ ہی کے متعلق مکرم مولوی جمیل الرحمٰن صاحب رفیق تنزانیہ مشرقی افریقہ سے تحریر فرماتے ہیں:۔

دارالسلام میں یومِ خلافت بڑی شان و شوکت سے منایا گیا۔ مورخہ ۲۳ ہجرت کو بروز اتوار بعد نماز عصر چار بجے تقریب کا آغاز ہوا۔ اگرچہ یومِ خلافت ۲۷ ہجرت کو ہوتا ہے مگر یہاں سہولت کی خاطر ۲۳ تاریخ کو منایا گیا تاکہ اتوار ہونے کی وجہ سے دوست کثرت سے حاضر ہو سکیں۔ چنانچہ خدا کے کی ترقی اب خلافت کے نظام سے ہی وابستہ ہے اس لئے ہمیں اپنے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریکوں میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔ خلافتِ احمدیہ کی مختصر تاریخ بھی بیان کی۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ VITI LEVU کی چاروں جماعتوں اور دوسرے جزیرہ VANUA LEVU کی ہر سہ جماعتوں میں جلسے کئے گئے اور احبابِ جماعت نے اس کی برکات سے پورا فائدہ اُٹھایا۔

فضل سے بڑی کثرت کے ساتھ دوست شامل ہوئے
کئی غیر از جماعت افریقن دوست بھی بڑے شوق
سے حاضر ہوئے اور چند ایک عیسائی نوجوان بھی۔
مستورات اور بچے بھی خاصی تعداد میں تھے۔

عصر کی نماز کے معاً بعد تمام حاضرین ٹی پارٹی
میں شامل ہوئے اور بعدہٗ اجلاس کی کارروائی کا
آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ ہمارے افریقن
مخلص احمدی دوست مکرم سعیدی صاحب آف کیوو کوفی
نے خوش الحانی سے کی۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد
مکرم رمضانی ماروندا صاحب نے خلافت کے متعلق
سواحیلی زبان میں نظم پڑھی جو کہ ہمارے نومسلم دوست
مسٹر احمد فرانسس نے لکھی تھی۔ پھر مکرم جناب رشیدی
مصبح صاحب پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ دارالسلام
نے مختصر تقریر کی جس میں جلسہ کی غرض وغایت بیان
کی۔ اس کے بعد مکرم حمیدی ہبیانا صاحب نے نہایت
خوش الحانی سے سواحیلی زبان میں حضرت مصلح موعود
رضی اللہ عنہ کی نظم "نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے"
پڑھی جس سے حاضرین پر وجد کی کیفیت طاری ہوگئی
اور بعض اشعار پر تو مخلصین کی آنکھیں آنسوؤں
سے تر ہوگئیں اور اس شعر نے تو مومنین کو تڑپا کر
رکھ دیا ؎

جب گزر جائیں گے ہم تم پہ پڑیگا سب بار
سستیاں ترک کرو طالبِ آرام نہ ہو

اسی طرح نظم کے آخر میں دعائیہ اشعار نے تو عجیب
سماں پیدا کر دیا۔ اس نظم کا منظوم ترجمہ بزبان سواحیلی
کرنے کی توفیق اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے
عاجز کو عطا فرمائی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظم کے بعد مکرم سلطانی محمد اونگاڈو صاحب
نے نصف گھنٹہ تک خلافت کے موضوع پر شستہ
سواحیلی زبان میں مؤثر تقریر کی جس کے بعد خاکسار
نے اختتامی تقریر کی جو ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی۔
جس میں خلافت کے تعلق میں جماعت کی ذمہ داریوں
کی طرف توجہ دلائی۔ یہ محض خدا کا فضل ہے کہ اپنے تو
کیا غیروں نے بھی نہایت دلچسپی اور یکسوئی سے
آخر تک تقریر سنی اور بہت متاثر ہوئے۔

(۳)

مکرم شیخ یوسف عثمان کامبا اُلایا صاحب
مبلغ انچارج موانزا ریجن تنزانیا اپنی ۱۴ دسمبر
۱۹۷۵ء کی رپورٹ میں اطلاع دیتے ہیں کہ :-

حال ہی میں ہمارے ایک احمدی نوجوان
میکریرے کالج یوگنڈا سے ڈاکٹری کی تعلیم مکمل کر کے
آئے ہیں۔ انہیں موانزا ہسپتال میں متعین کیا گیا
ہے۔ ان کا نام عیدی موانگا ہے۔ وہ نہایت ہی
مخلص اور جوشیلے نوجوان ہیں اور تبلیغِ حق میں
بہت دلچسپی لیتے ہیں۔ ڈاکٹر عیدی صاحب ہمارے
ڈوڈومہ ریجن کے مبلغ مکرم شیخ ابو طالب عیدی
ساندی صاحب کے عزیزوں میں سے ہیں۔ ہمارے
ایک دوست علی مسونگا صاحب نے ان کے اعزاز
میں اپنے مکان پر دعوتِ چائے دی جس میں دوسرے

احباب اور ممبرانِ جماعت کو بھی مدعو کیا گیا۔ مکرم ڈاکٹر صاحب باقاعدگی سے چندہ ادا کر رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں اپنے وطن، بنی نوع انسان اور جماعتِ احمدیہ کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔"

مکرم شیخ یوسف عثمان صاحب اور مکرم شیخ ابوطالب صاحب دونوں جامعہ احمدیہ ربوہ کے فارغ التحصیل ہیں اور اپنے وطن میں فریضۂ تبلیغ ادا کر رہے ہیں۔

(۴)

مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے فجی سے واپسی سے چند روز قبل ذیل کی رپورٹ اشاعت کے لئے ارسال فرمائی تھی:۔

"پاپوا نیوگنی (PAPUA NEW GUINEA)

ماہِ ستمبر ۱۹۷۵ء میں آزاد ہوا ہے۔ یہ اس جزیرہ کا مشرقی نصف حصّہ ہے جو رقبہ اور وسعت کے لحاظ سے دُنیا کے جزائر میں سے دوسرے درجہ کا جزیرہ ہے اور جنوبی بحرالکاہل میں واقع ہے اور نیوگنی کے نام سے مشہور ہے۔ اس کا دوسرا حصّہ جو مغربی ہے انڈونیشیا کا مقبوضہ ہے اور اس کا نام ایرین جایا (IRIANJAYA) ہے۔

پاپوا نیوگنی آسٹریلیا کا مقبوضہ تھا اور اسی سال ستمبر میں وہ آسٹریلیا سے آزاد ہو کر مجلس اقوامِ متحدہ کا رکن بنا ہے۔ پاپوا نیوگنی کا رقبہ ۱۸۴۵۲۵ مربع میل ہے اور آبادی چھبیس لاکھ افراد پر مشتمل ہے۔ اس میں سونے اور تانبے کی کانیں پائی جاتی ہیں۔ زرعی پیداوار میں ربڑ۔ عمارتی لکڑی چائے۔ کوکو اور ناریل شامل ہیں۔ باشندوں کی اکثریت عیسائی مذہب پر ہے باقی باشندے لامذہب ہیں۔ حکومت کا مذہب بھی عیسائیت ہے۔ باشندے متعدد اور مختلف قبائل پر مشتمل ہیں اور ہر قبیلہ کی الگ زبان ہے۔ ملک میں چھ سو زبانیں بولی جاتی ہیں۔ پاپوا نیوگنی کی حکومت کے تعلقات حکومتِ فجی سے نہایت خوشگوار اور دوستانہ ہیں اور صوا (SUVA) دارالحکومت فجی میں پاپوا نیوگنی کے ہائی کمشنر کا آفس بھی قائم کر دیا گیا ہے اور مسٹر ایورٹیئس رامنے (EVERTTIUS ROMNEY) ہائی کمشنر متعیّن ہو کر فجی آئے ہیں۔

ہم نے ہائی کمشنر صاحب سے رابطہ قائم کر کے ان کے ملک کو آزادی حاصل ہونے پر مبارکباد کہنے اور قرآن کریم اور اسلامی کتب پیش کرنے کے لئے ملاقات کا وقت حاصل کیا۔ چنانچہ انہوں نے ۱۳ نومبر ۱۹۷۵ء کو صبح دس بجے ملاقات کا وقت مقرر فرمایا۔ خاکسار جماعت کے چار احباب کو بطور وفد ساتھ لے کر سکونا ہاؤس پہنچا جہاں انکا آفس ہے۔ ہائی کمشنر صاحب نہایت پُرتپاک طریق پر ہم سے ملے۔ پروگرام کے مطابق خاکسار نے سب سے پہلے قرآن کریم کی تلاوت کی اور پھر انگریزی میں ایڈریس پڑھا جس کا ترجمہ حسبِ ذیل ہے:۔

"جنابِ عالی! ہم جزائر فجی کے احمدی مسلمان

آپ کو اور آپ کی وساطت سے جملہ باشندگان پاپوا نیوگنی کو مکمل آزادی حاصل ہونے پر تہِ دل سے مبارک باد پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دینی و دنیوی برکات سے نوازے اور کامیاب کرے

جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے ہم سلسلہ احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اِس سلسلہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب ہیں۔ آپ ۱۸۳۵ء میں قادیان انڈیا میں پیدا ہوئے اور ۱۹۰۸ء میں آپ نے وفات پائی۔ آپ نے دعویٰ فرمایا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ان پیشگوئیوں کے عین مطابق مسیح موعود بنا کر مبعوث فرمایا ہے جو بائیبل اور قرآن کریم میں بیان کی گئی ہیں۔ آپ نے جملہ اقوامِ عالم کو مخاطب کیا اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ آپکی قائم کردہ جماعت آپ کی تعلیم کے ماتحت تمام بنی نوع انسان کے لئے امن، صلح اور ہدایت کی خواہاں ہے اور اس کے لئے رات دن کوشاں ہے۔ اب ہمارا مرکز ربوہ پاکستان میں ہے۔ ہمارے موجودہ امام حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ہیں جو حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام کے تیسرے خلیفہ ہیں۔ سلسلہ احمدیہ دُنیا کے اکثر ممالک میں اپنے مشن قائم کر چکا ہے۔ فجی میں اِس سلسلہ کے افراد تو کافی عرصہ سے موجود ہیں مگر باقاعدہ مشن ۱۹۶۱ء سے قائم کیا گیا اور اسی وقت سے نرمی، محبت اور حکمت کے طریق پر اسلام کی تبلیغ کا کام یہاں جاری ہے۔

جنابِ عالی! اس موقع پر ہم آپ کی خدمت میں اپنی مقدس کتاب قرآن کریم اور اسلامی نظریات پر مشتمل اہم کتب پیش کرنا چاہتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ آپ محبت اور خلوص کے ساتھ ان کا مطالعہ کریں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ قرآن کریم وہ کتاب ہے جو ہمارے مقدس رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بذریعہ وحی نازل ہوئی اِس قرآن کریم میں اصل عربی زبان کے ساتھ ساتھ انگریزی ترجمہ دیا گیا ہے تاکہ قرآن کریم کی اصل زبان بھی قائم رہے اور ترجمہ پڑھنے والے کو موازنہ اور مقابلہ کرنے میں مدد ملے۔

بالآخر ہم آپ کے شکر گزار ہیں کہ آپ نے ہم کو ملاقات کا موقع دیا اور ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جو ہمارا خالق، مالک، قادرِ مطلق، رحمٰن اور رحیم ہے ہم سب کو سیدھے راستے پر گامزن کرے اور دینی اور دنیوی ترقیات عطا فرمائے۔ آمین"

ایڈریس کے جواب میں ہائی کمشنر صاحب نے آزادی حاصل کرنے پر مبارکباد پیش کرنے پر ہمارا نہایت تہِ دل سے شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ قرآن کریم اور دیگر اسلامی کتب کے نہایت قیمتی تحفہ پر میں بہت خوش ہوا ہوں اور تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں خود بھی مطالعہ کرونگا اور پھر اپنی گورنمنٹ کو بھیج دوں گا کہ سنٹرل لائبریری میں اِس تحفہ کو رکھا جائے تاکہ ہمارے (باقی صفحہ ۱۵ پر)

نغمہ خوانِ حُسنِ خوباں بھی ہمیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نغمہ خوانِ حُسنِ خوباں بھی ہمیں
شہرِ خوباں میں پریشاں بھی ہمیں

دار کے تختہ پہ ہم رونق فروز
وارثِ تختِ سلیماں بھی ہمیں

پُرسکوں مانندِ ساحل اپنا دِل
شدّتِ گریہ سے طوفاں بھی ہمیں

گُم بیابانوں کی تنہائی میں ہم
رونقِ صحنِ گلستاں بھی ہمیں

آبروئے حلقۂ دانشوراں
اور جنوں میں چاکِ داماں بھی ہمیں

دیکھنے کو بے سر و ساماں بھی ہم
انتہائے ساز و ساماں بھی ہمیں

بے خبر ناہید اپنے آپ سے
ماورائے حدِ امکاں بھی ہمیں

عبدالمنان ناہید

کاروانِ اسلام — (بقیہ صفحہ ۱۳)

لوگ ہمیشہ اس سے فائدہ اُٹھاتے رہیں۔

اس کے بعد خاکسار نے ہائی کمشنر صاحب کو سب سے پہلے قرآن کریم پیش کیا اور پھر حسبِ ذیل کتب مترجم انگریزی۔(۱) اسلامی اصول کی فلاسفی (۲) مسیح ہندوستان میں (۳) برکات الدعا (۴) دیباچہ تفسیر القرآن (۵) احمدیت یا حقیقی اسلام (۶) سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (۷) سیرت مسیح موعود علیہ السلام اور (۸) مسلم سن رائز جی پیش کیں۔ انہوں نے نہایت احترام کے ساتھ اس تحفہ کو قبول کیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے پاپوانیوگنی کو اسلام کے نور سے منور کرے۔ آمین

اس تقریب کی رپورٹ اور فوٹو روزنامہ فجی ٹائمز اور روزنامہ فجی سن نے شائع کئے۔

مولوی بزدل ہے صوفی کیف قوالی میں مست
شاعروں کا ظرف ناقص شعر کا معیار پست
لیڈری گمراہ مذہب تا قوال حکمت علیل
جا بجا ٹوٹی ہوئی ناموسِ ہستی کی فصیل

احسان دانش

"دیوبند خطۂ صالحین میں"

الحق۔ جون ۱۹۷۶ء

الفضل ربوہ

روزنامہ

ہمارا آپ کا اور سب کا اخبار

اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے اقتباسات، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے رُوح پرور خطبات، علماءِ سلسلہ کے اہم مضامین، بیرونی ممالک میں جماعت کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور اہم ملکی اور عالمی خبریں شائع ہوتی ہیں۔ آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں اور دوسروں کو بھی مطالعہ کیلئے دیں۔ اسکی توسیع اشاعت آپ کا جماعتی فرض ہے۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

۱۹۱۱ء سے

خدمتِ انسانیت میں مصروف ادارہ

عورتوں اور بچّوں کے بہترین معالج

اکھڑا، سُوکھے بچّوں، بے اولادوں اور دیگر جنسی ونفسیاتی امراض کا علاج کرنے والے

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان صاحب مرحوم کے مشہور مطب میں تشریف لائیں یا بذریعہ جوابی خط حالات لکھ کر معلومات اور ہدایات حاصل کریں۔

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان صاحب مرحوم

مشہور دواخانہ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

فون نمبر ۴۸۴۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کراچی میں جائیداد
خریدنے کے لئے
سلطان احمد طاہر۔ سلیمان احمد طاہر
پراپرٹی لنکز سے رابطہ پیدا کیجئے
C-25 کمرشل ایریا
ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی
ٹیلیفون ۵۴۲۳۸۱ - ۵۴۲۳۸۲
۴۳۴۸۳۲

ہر قسم کا سامانِ سائنس واجبی نرخوں پر
خریدنے کے لئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
گنپت روڈ۔ لاہور
فون نمبر ۶۴۵۰۰
کو یاد رکھیئے

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں
بیاہ شادی کے لئے
جڑاؤ و سادہ سیٹ
چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ شاہراہِ قائدِ اعظم لاہور۔ فون ۵۲۶۲۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah